روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۲۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۷ | جمعرات ۲۴- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ، ۹- فتح ۱۳۷۲ ہش ۹- دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوتِ توبہ گناہ کی آگ کو بجھا سکتی ہے

پاک وصاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے۔ اور نومید مت ہو۔ اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دینِ حق کی تعلیم کے مطابق ہر ملک میں پردے کی روح قائم رکھی جاسکتی ہے

شادیوں کی تقاریب میں عورتوں کو کھانا کھلانے کی خدمت لجنہ کے ذریعے عورتیں ادا کریں

اجتماعات میں سکھائی گئی باتوں کو عمل میں ڈھالنے کیلئے اجتماعات کے بعد مسلسل نگرانی کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ بیت الفضل لندن بتاریخ ۳- دسمبر کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۳ دسمبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردے کی حقیقی روح کو قائم کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ مختلف ممالک میں مختلف طریق کے پردے رائج ہیں۔ دین حق کی تعلیم میں اتنی وسعت ہے کہ ہر ملک میں پردے کی روح قائم رکھی جاسکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعات کے بعد مسلسل نگرانی کی تلقین فرمائی تاکہ جو باتیں سکھائی جاتی ہیں وہ یاد رہیں اور عمل میں ڈھلتی چلی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اعمال صالحہ کی بجا آوری کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاجی سے آزاد نہیں ہوا جاسکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشادات اس خطبہ میں فرمائے جو حضور نے آج بیت الفضل لندن میں ارشاد فرمایا اور جو چار مواصلاتی رابطوں کے ذریعے حسب معمول دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ آج بھی خطبے کے آغاز میں دو ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا ذکر ہے۔ لجنہ اماء اللہ سنگاپور کا ساتواں سالانہ اجتماع ۴- دسمبر کو ہو رہا ہے۔ مجلس انصار اللہ ساؤتھ ریجن امریکہ کا اجتماع ۴-۵ دسمبر کو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں اجتماعات کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ نئی صدی کے نئے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اپنے اجتماعات کے پروگرام نئے تقاضوں کے مطابق ترتیب دیا کریں۔ کثرت کے ساتھ نئی قومیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والی ہیں اور داخل ہو رہی ہیں۔ ان کے لئے کثرت کے ساتھ تسبیح اور استغفار کی ضرورت ہے تسبیح اور استغفار کا تعلق ذکر الٰہی سے ہے۔ جو ذکر الٰہی کرتے ہیں ان کا استغفار بھی زیادہ قبول ہوتا ہے ذکر الٰہی پر زیادہ زور دیں۔ اس کا اول قدم "عبادت" ہے۔ "عبادت" سکھائیں۔ اس کا ترجمہ سکھائیں۔ اس کے آداب بیان کریں۔ اس پر قائم ہونے کا طریق بتائیں۔ اس کے لوازم سکھائیں یہ سارے امور جس حد تک توفیق ہے بجا لائیں۔ آغاز سے آخر تک "عبادت" کے قیام کی کوشش کرتے رہیں۔ یہی ایک صاحب ایمان کی زندگی ہے۔

مسلسل نگرانی کی ضرورت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ ایک یا دو روزہ اجتماع کے بعد مسلسل نگرانی کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

اگر اجتماع کو بیج بونے کا دن قرار دیا جائے تو بیج بونے کے بعد غافل ہو جانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر یہ بیج پھوٹا بھی ہو اور اس کو چگنے والے نہ بھی چگیں اور جانور نہ بھی کھائیں تو پھر بھی یہ پانی کے بغیر مر سکتا ہے۔ اگر ان کی مسلسل نگہداشت نہ کی جائے تو ایسے ہی ہے جیسے کسی کی قسمت پھوٹ جائے۔ تربیت اور نیکی کا جو بیج بویا گیا ہے اس کی سارا سال حفاظت اور نگرانی کریں۔ اجتماع کے بعد فالو اپ Follow up پروگرام ضرور ہونا چاہئے۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ جو سکھایا گیا تھا اس کو یاد بھی رکھا گیا ہے یا نہیں اور اس کے بعد جو اعمال ہونے چاہئیں اس کی طرف توجہ ہوئی ہے یا نہیں۔ ہر اجتماع کے بعد کچھ نیکیاں دل میں جنم لیتی ہیں۔ شامل ہونے والے بعض نیک ارادے دلوں میں لے کر واپس لوٹا کرتے ہیں۔ اگر یہ مستقلاً زندگی کا حصہ نہ بنیں تو یہ ساری کوشش بے کار ہو جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو پروگرام لجنہ اور انصار بنائیں بعد میں ان کی نگرانی کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

مسلسل صفحہ ۲ پر

شمسی توانائی پر ایک لیکچر

(شاف رپورٹر سے)

ربوہ = ۴- دسمبر۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے کالج سیکشن کے زیر اہتمام شمسی توانائی کے موضوع پر مکرم اظہر اقبال سیفی صاحب نے ایک لیکچر دیا۔ تقریب کی صدارت محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال وکیل وقف نو نے کی۔ مکرم اظہر اقبال سیفی صاحب نے حال ہی میں مانچسٹر یونیورسٹی برطانیہ سے شمسی توانائی کے میدان میں اپنی ریسرچ مکمل کر کے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

مکرم اظہر اقبال صاحب نے جو کہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں نہایت آسان اور رواں دواں انداز میں کالج کے طلباء اور مہمانوں کو شمسی توانائی کے بارے میں بتایا۔ اپنی ریسرچ کی تفاصیل بھی بتائیں اور طلباء اور مہمانوں کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ آخر میں محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے اپنے مختصر صدارتی ریمارکس میں فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا اور احمدی سائنس دانوں کو اس ریسرچ کے میدان میں آگے آنے کی تلقین کی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر مربی سلسلہ کے دعا کرانے پر اس دلچسپ اور معلومات افزا محفل کا اختتام ہوا۔

ولادت

عزیزہ طیبہ راحت صاحبہ اہلیہ مکرم الطاف الرحمان صاحب اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶- ستمبر ۹۳ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام "عرشیہ الطاف" رکھا گیا ہے۔ نومولودہ محترم مولانا دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ کی نواسی اور مکرم احسان الرحمان صاحب ابن

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ بچے (حضرت موسیٰ) کو دریا میں بہا دیں اور کوئی خوف نہ کریں۔ تو بظاہر ان کو اتنا کہہ دینے کے بعد اطمینان ہو جانا چاہئے تھا لیکن ساتھ فرمایا کہ بچے کی نگرانی کرو. چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن دریا کے ساتھ ساتھ چلتی گئیں کہ دیکھیں کہ اس بچے کو کون اٹھاتا ہے اور کیا واقعہ ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا زمینداروں کا یہ روزمرہ کا کام ہے۔ جب وہ پانی لگاتے ہیں تو ساتھ ساتھ چلتے جاتے ہیں کہ کہیں سوراخ تو نہیں ہو گیا۔ پانی ضائع تو نہیں ہو رہا پھر کھیت کے اردگرد بھی پھر کر دیکھتے رہتے ہیں۔ کلام الٰہی نے بھی اسی تربیت کے نظام کو بیان کیا ہے اس لحاظ سے یہ اجتماعات آغاز ہوتے ہیں اختتام نہیں ہوتے۔ اگلے اجتماع تک یہ مسلسل محنتیں جاری رہنی چاہئیں۔

پردہ کے بارے میں ایک وضاحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گزشتہ ایک خطبہ میں میں نے شادی بیاہ کے موقعہ پر ایسی رسومات سے اجتناب کی تلقین کی تھی جو احمدیوں کو زیب نہیں دیتیں۔ اگر ایک دفعہ یہ راہ پاگئیں تو اتنی بڑھ جائیں گی کہ ان پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لجنہ کی ایک صدر نے ایک معین سوال میرے سامنے رکھا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ لاہور کراچی وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں شادیوں کا یہ رواج چل نکلا ہے کہ کھانے کا اہتمام ہوٹلوں میں کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کھانے کے وقت مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی بیرے بار بار آتے جاتے ہیں۔ بعض خواتین نے حضور ایدہ اللہ کے اس خطبے سے یہ تاثر لیا کہ اگر آئندہ کہیں یہ واقعہ ہو تو ایسی جگہوں سے جہاں خدا تعالیٰ کے احکامات کی بے حرمتی ہو رہی ہو وہ اٹھ کر چلی جایا کریں۔ یعنی جہاں عورتوں کو بیرے کھانا کھلا رہے ہوں سب کا فرض ہے کہ ایسی جگہوں سے اٹھ کر آ جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ جہاں تک' سب کے فرض کا سوال ہے تو ہر شخص ایسے موقع پر مختلف شکل میں اپنا عمل دکھائے گا۔ یہ فیصلہ کہ اللہ کی طرف سے قائم کردہ محرمات کی خلاف ورزی ہو رہی یا نہیں اپنی ذاتی بات ہے۔ بعض لوگ جن کے تقویٰ کا معیار بلند ہے وہ چھوٹی چھوٹی بات پر بھی رد عمل دکھاتے ہیں۔ اور بعض خواتین روزمرہ کے معاملات میں معاشرے کے رسم و رواج کی وجہ سے اتنا دور ہٹ چکی ہیں کہ ان کو دینی تمدن سے صحیح واقفیت ہی نہیں رہتی۔ وہ سوچتی ہیں سب ہی ایسا کرتے ہیں۔ ہم کیوں پرانے زمانے کی عورتیں بن کر رہیں۔ کوئی ایک انتہا پر ہوتی ہے اور کوئی دوسری انتہا پر اور کوئی درمیانی راہ اختیار کرتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بارے میں اپنا ردعمل اس طرح نہ دکھائیں کہ تقریب بالکل برباد ہو کر رہ جائے غیر یہ نہ سمجھیں کہ گویا تقریب کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ اور خوشی کی تقریب میں ایسی سخت بدمزگی ہو کہ وہ غم کی تقریب میں بدل جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کا اظہار کم سے کم دل شکنی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ ایک نابینا صحابی جب ایک معزز شخص کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے دوران آگئے اور حضور کو متوجہ کرنے کی کوشش کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زبان سے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ معزز مہمان کی عزت افزائی کے خیال سے ماتھے پر بل ڈالے لیکن اس نیک صحابی کی دلداری کے لئے اس سے زبان سے اظہار ناراضگی نہ کیا اور اسے اپنے جذبات نہ بتائے؟ سوال ہے کہ کیوں نہ بتایا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عشاق کا معاملہ تھا۔ عشاق اپنے محبوب کے ساتھ بعض اوقات رسم و رواج کے پابند نہیں ہوتے وہ عاشق تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دینی معلومات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

میزبان کی دل شکنی سے اجتناب کریں

حضور ایدہ اللہ نے یہ نکتے کی بات بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آداب سیکھیں۔ روزمرہ کے معاملات میں آداب کی باریک در باریک راہیں سیکھیں۔ حتی المقدور ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دیں کہ میزبان کی دل شکنی ہو۔ بے پردگی کی صورت حال کا تو پہلے ہی پتہ لگ جاتا ہے۔ جب ایسی صورت حال پیش آنے کا امکان نظر آ رہا ہو تو میزبان کو علیحدگی میں لے جا کر بتا دیں کہ ہم بے پردگی نہیں چاہتے۔ ہم اپنی دینی روایات سے انحراف نہیں چاہتے۔ اول تو علیحدگی میں بات کرنے سے بھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ورنہ اگر ایسا کرنے کے باوجود بھی بے پردگی پر اصرار جاری رہے تو پھر اٹھ کر بھی آیا جا سکتا ہے۔ پھر اٹھ کر جانے والے کا قصور نہ ہو گا۔ لیکن یکدم اکٹھا ہو کر اٹھ کر ایسے آ جانا جیسے اسمبلیوں میں واک آؤٹ کیا جاتا ہے۔ ایسا نہ کریں۔ اس کا طرز ایسا ہو کہ آپ واپس بھی وہاں جا سکیں۔ کیونکہ کلام الٰہی کہتا ہے کہ جب قابل اعتراض صورت حال ختم ہو جائے تو وہاں واپس آجاؤ لیکن اگر آپ ایسی حالت میں وہاں سے اٹھ کر آئیں کہ میزبانوں کی دل شکنی اور دل آزاری ہوئی ہو تو پھر آپ کو ان کے گھروں میں گھسنے کون دے گا؟ اس لئے ایسا طریق اختیار کریں جس سے باہمی تعلقات پر حرف نہ آئے۔

عورتوں کے حصے میں عورتیں کھانا کھلائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں کھانا کھلانے کے موقع پر بیروں کی عورتوں کی طرف آمد کے بارے میں بھی پوچھا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا افسوس یہ ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک پہلی دنیا سے جو بعض باتیں سیکھتے ہیں ان میں پھر وہ زیادہ ہی آگے بڑھ جاتے ہیں۔ شادی کی تقریبات انگلستان میں بھی ہوتی ہیں مگر عورتوں کے حصہ میں تمام کام عورتیں خود کرتی ہیں۔ مغرب کے ایک ملک میں جب عورتیں اپنی حفاظت کر سکتی ہیں تو پاکستان میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدیت نے وقار عمل کے جو طریق سکھائے ہیں وہ ایسے مواقع پر کام آتے ہیں۔ یہ روح بڑی مستقل مزاجی سے انگلستان کی جماعت میں موجود ہے۔ جہاں ضرورت پڑتی ہے مردوں کی ضرورت ہو تو مرد حاضر ہو جاتے ہیں اور عورتوں کی ضرورت ہو تو عورتیں پہنچ جاتی ہیں۔ یہاں تو کھانا بھی خود پکاتے ہیں۔ میزیں بھی خود لگاتے ہیں۔ اس لئے شادی کے ایسے مواقع پر لجنہ کو چاہئے کہ وہ مستعدی سے اپنی خدمات پیش کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ان کو سکھانا ہے۔ کہ تم اگر اپنی اقدار کی حفاظت نہیں کر سکتے تو ہم آپ کو سکھائیں گے۔ اس لئے میرا مشورہ تو یہی ہے کہ پاکستان وغیرہ ممالک میں بھی ایسا ہی کیا جائے عورتیں اپنی بہنوں کی خود خدمت کریں۔

تاہم اگر کوئی دوسرا طریق بھی اختیار کرنا ہے اور بیروں کو اندر بلانا ہے تو کم از کم یہ ضرور کریں کہ ان کی آمد سے پہلے اعلان کروا دیں۔ تاکہ جو عورت پردہ کرنا چاہے یا خود کو سنبھالنا چاہے وہ ایسا کر سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں فرمایا کہ جب یہاں انگلستان میں شادیوں کے موقع پر مجھے عورتوں کی طرف بلایا جاتا ہے کہ میں کھڑے کھڑے عورتوں میں بھی دعا کروا دوں تو جب میں جاتا ہوں تو ساتھ بعض رشتہ دار مرد بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ میری طرف سے تاکیداً" یہ اعلان کروایا جاتا ہے کہ عورتیں پردے کا التزام کرلیں۔ ایسا ہی بیروں کی آمد کے موقع پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

پردے کی روح قائم کرنے پر زور دیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ سنگاپور اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ان ممالک میں پردے کا رواج بہت کم ہے۔ ان کے لئے ہدایت ہے کہ ایسی اقدار کو رائج کرنے کی کوشش کریں جو پردے کی روح کے مطابق ہوں۔ سنگاپور وغیرہ میں چونکہ عورتیں گھر سے باہر بھی کام کرتی ہیں اس لئے ان کو پردے کی روح کو قائم رکھنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں تک پردے کی روح کا تعلق ہے اس کی حفاظت دنیا کے ہر ملک میں ممکن ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دین حق ایک متروک مذہب سمجھا جائے گا۔ دین حق کے احکامات میں ایسی سختی یا تنگ نظری نہیں ہے کہ بعض ملکوں میں اس پر عمل ہی نہ ہو سکے دین حق نے جہاں ہمیں آداب سکھائے ہیں وہاں بڑے وسیع دائرے میں ہدایات دی ہیں۔ اور آخری صورت یہ ہوتی ہے کہ ان احکامات کی روح کو قائم رکھا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس بات کو ایک مثال کے ذریعہ واضح فرمایا کہ عبادات فرض ہیں۔ مردوں کے لئے دن میں پانچ وقت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

در دلِ من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدۂ

تُو نے میرے دل میں وہ محبت دیکھی ہے جس کا بھید تو نے دنیا سے پوشیدہ رکھا ہے

بامن ازروئے محبت کارکُن
اند کے افشائے آں اسرار کُن

تو محبت کی رُو سے مجھ سے پیش آ۔ اور ان اسرار کو تھوڑا سا ظاہر کردے

ایکہ آئی سُوئے ہر جوئندۂ
واقفی از سوزِ ہر سوزندۂ

اے وہ کہ تو ہر متلاشی کے پاس آتا ہے اور ہر جلنے والے کے سوز سے واقف ہے

زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم!
زاں محبت ہا کہ دردل کاشتم

تو اُس تعلق کے باعث جو میں تجھ سے رکھتا ہوں اور اس محبت کی وجہ سے جو میں نے اپنے دل میں بوئی ہے

خود بروں آ ازپئے ابراء من
اے تُو کہف و ملجاو ماوائے من

تُو آپ میری بریت کے لئے باہر نکل۔ تو ہی میرا حصار اور جائے پناہ اور ٹھکانا ہے

آتشے کاندر دلم افروختی
وز دمِ آں غیرِ خودرا سوختی

وہ آگ جو تو نے میرے دل میں روشن کی ہے اور اس کے شعلوں سے تو نے اپنے غیر کو جلا دیا ہے

ہم ازاں آتش رخِ من بر فروز
ویں شبِ تارم مبدّل کن بروز

اسی آگ سے میرے چہرہ کو بھی روشن کردے اور میری اس اندھیری رات کو دن سے بدل دے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ مبذول فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خود انسان کے دل میں اپنی محبت پیدا کرتا ہے اور ایک رنگ میں یہ انسان کی خدا تعالیٰ سے محبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ سے پرے ہٹ کر زندگی بسر کرے اور اسے اس کی ذات سے محبت نہ ہو تو یقیناً خدا تعالیٰ بھی ایسے شخص کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس سے محبت کرنا تو درکنار۔ جب انسان خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس محبت کو ایک حد تک راز میں رکھتا ہے۔

حضور کہتے ہیں کہ اے خدا ہر وہ شخص جو تیرے پاس آنے کی تڑپ رکھتا ہے اور جس کے دل میں ایسا کرنے کی سوزش موجود ہوتی ہے تو اس کے دل کی کیفیت سے خوب واقف ہوتا ہے۔ میرے دل میں بھی تیرے لئے ایک تڑپ ہے ایک سوزش ہے اور تو میری اس کیفیت کو خوب جانتا ہے۔ تجھے خوب معلوم ہے کہ میرا تیرے ساتھ کیا تعلق ہے اور میں نے کس طرح اپنے دل میں تیری محبت کا بیج بویا ہوا ہے۔

حضور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا تو خود میری مدد کے لئے آگے بڑھ کیونکہ تو ہی حقیقت میں میرا مددگار ہے اور تو ہی میری جائے پناہ ہے۔ جو آگ میرے دل میں تو نے بھڑکائی ہے اور جس سے تو نے ہر غیر اور غیریت کو جلا کر رکھ دیا ہے اسے میرے چہرے پر ظاہر فرما اور اس طرح میری تاریک رات کو روشن دن سے بدل دے۔

اے خدا تو اپنے خاص فضل سے ہمیں ان اشعار کو پوری طرح سمجھنے کی توفیق عطا فرما ہمارے دل میں اپنی محبت کی سوزش پیدا فرما اور ہماری اس آگ کو ہمارے چہروں کو روشن کرنے کے لئے ہمارے چہروں پر اسے ظاہر فرما اور اس طرح ہماری تاریکیوں کو روشنی میں بدل دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مولانا محمد احمد جلیل

حضرت نواب محمد دین صاحب

الفضل میں حضرت نواب محمد دین صاحب کا ذکر خیر پڑھ کر مجھے بھی ان کی ایک بات یاد آ گئی اگر مناسب سمجھیں تو شائع کردیں۔

ان دنوں کا ذکر ہے جب تقسیم ملک کے بعد دیگر مخلوق خدا کی طرح احمدی احباب بھی پاکستان منتقل ہو رہے تھے۔ لاہور میں رتن باغ کوٹھی کے قریب جودھامل بلڈنگ اور جسونت بلڈنگ کے علاوہ ایک اور سہ منزلہ بڑی بلڈنگ الاٹ ہوئی تھی۔ جن میں بہت سے احمدی خاندان فروکش تھے۔ اس بلڈنگ کو سیمنٹ بلڈنگ کہا جاتا تھا۔ یہ نئی تعمیر شدہ تھی۔ بجلی کی وائرنگ ہو چکی تھی لیکن بجلی کا کنکشن ابھی نہیں ملا تھا۔ لوگوں کو مٹی کا تیل جلانا پڑتا تھا جس کے حصول کے لئے کافی تگ و دو کرنی پڑتی۔

نظارت علیا کی طرف سے خاکسار کو ہدایت کی گئی کہ اس بلڈنگ کے لئے بجلی کا کنکشن حاصل کرنے کی کوشش کی جائے ان دنوں محکمہ بجلی میں مکرم سید تفضل حسین صاحب ایس ڈی او تھے۔ ان کا دفتر قریب ہی میکلوڈ روڈ پر تھا۔ خاکسار ان سے ملا اور اپنا مدعا بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بجلی کے کنکشن دینا حکومت نے سختی سے بند کیا ہوا ہے۔ اس لئے سیکرٹری سے نیچے کسی افسر سے ملنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ خاکسار کو دفتر کی طرف سے ہدایت تھی کہ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو حضرت نواب محمد دین صاحب سے رجوع کروں۔ چنانچہ میں نے حضرت نواب محمد دین صاحب سے مل کر صورت حال عرض کی۔ حضرت نواب صاحب فوراً سیکرٹری سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے۔ خاکسار کو کار میں ساتھ بٹھایا اور بہاولپور روڈ پر متعلقہ سیکرٹری کے دفتر پہنچے۔ گیٹ کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ کاریں دفتر کے مغربی جانب متصل میدان میں کھڑی ہیں۔ ڈرائیور اپنی کار ادھر موڑنے لگا تو حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ سیدھے پورچ میں لے جا کر کھڑی کرو۔ اور مجھے فرمایا کہ یہ لوگ ایسی چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ورنہ توجہ نہیں کرتے۔ کار رکتے ہی دفتر کا چپڑاسی آ گیا۔ جب اسے بتایا گیا کہ ہمیں سیکرٹری صاحب سے ملنا ہے تو اس نے کہا کہ وہ اس وقت ایک میٹنگ میں جا رہے ہیں۔ اس لئے آپ سے مل نہیں سکیں گے۔ حضرت نواب صاحب نے اپنا کارڈ نکال کر اسے دیا۔ اور فرمایا کہ اندر جا کر صاحب کو دیدے۔ چپڑاسی کے اندر جانے کے بعد معاً بعد سیکرٹری صاحب باہر آ گئے۔ اور برآمدے میں کھڑے کھڑے حضرت چوہدری صاحب کی بات سن کر کہا کہ میں اس وقت ایک ضروری میٹنگ میں جا رہا ہوں۔ آپ ایگزیکٹو انجنیئر سے مل لیں۔ اس پر ہم نے ایگزیکٹو انجنیئر کے دفتر کا رخ کیا جو پنجاب پبلک لائبریری کے سامنے والے دفاتر میں تھا۔ راستہ میں حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اگر ایگزیکٹو انجنیئر نے کام نہ کیا تو ہم دوبارہ سیکرٹری سے ملیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ سیکرٹری بے اعتنائی سے پیش آیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اس سے دوبارہ ملنے کی زحمت دی جائے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ کوئی بات نہیں۔ میں دوبارہ ملنے کو تیار ہوں۔ سلسلہ کے کام میں ایسی باتوں سے سبکی نہیں ہوتی۔ اور ہم اس کی پروا نہیں کرتے۔ حضرت نواب صاحب کے مرتبہ معزز باوقار انسان کی زبان سے یہ بات سن کر میرے دل پر ان کے خلوص اور بے نفسی کا گہرا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقربین میں جگہ دے اور ہمیں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک عرب کا تعارف

حضرت ابراہیم خلیل اللہ خانہ کعبہ اور قریش

حضرت ابراہیم خلیل اللہ جنہیں مسلمان عیسائی اور یہودی سب کے سب خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور مقرب نبی تسلیم کرتے ہیں حضرت رسول اکرم ﷺ سے ستائیس اٹھائیس سو سال پہلے گزرے۔ آپ عراق کے رہنے والے تھے۔ مگر بعد میں وہاں سے ہجرت اختیار کر کے مصر وغیرہ سے ہوتے ہوئے بالآخر جنوبی فلسطین میں آباد ہو گئے۔ آپ کی تین بیویاں تھیں مگر ان میں سے حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ دو مشہور ہیں۔ اول الذکر سے حضرت اسماعیل اور ثانی الذکر سے حضرت اسحاق پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے لڑکے حضرت اسماعیل ہنوز بچہ ہی تھے کہ ان کی سوتیلی والدہ حضرت سارہ نے کسی وجہ سے ناراض ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسماعیل کو گھر سے نکال دو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس پر طبعاً رنج پیدا ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جسے سرزمین حجاز میں اسماعیل کی نسل سے ایک عظیم الشان قوم پیدا کرنا تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا۔ رنجیدہ مت ہو۔ اور اس بات کو برا نہ مان بلکہ جیسے سارہ کہتی ہے ویسا ہی کر اسحاق بھی تیری اولاد ہے۔ مگر مجھے ہاجرہ کے فرزند سے ایک قوم بنانا ہے۔

(بائبل پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۲۔ ۱۳)

چنانچہ اس ارشاد خداوندی کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو اپنے ہمراہ لیا اور سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے مکہ کی غیر آباد اور ویران وادی میں تھوڑے سے زاد کے ساتھ بالکل بے سروسامانی کی حالت میں تنہا چھوڑ کر اپنے وطن کو واپس چل دیئے۔

ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس طرح خاموش واپسی کو دیکھ کر نہایت درد آمیز لہجے میں بولیں۔ آپ ہمیں اس طرح اکیلے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا۔ مگر جب حضرت ہاجرہ نے دوبارہ دریافت کیا کہ آپ کچھ تو جواب دیں کیا خدا کی طرف سے آپ کو ایسا حکم ملا ہے تو پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہا ہاں اور چل دیئے۔ حضرت ہاجرہ نے جب الفاظ سنے تو بولیں کہ اگر خدا کے حکم کے ماتحت آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں تو پھر بے شک آپ جائیں۔ اللہ ہمیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

حضرت ہاجرہ نے تو یہ کہا اور خدا تعالیٰ پر توکل کر کے واپس لوٹ آئیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ جب آپ اپنی پیاری بیوی اور معصوم بچے کو تنہا چھوڑ کر واپس جا رہے تھے۔ تو تھوڑی دور جا کر پیچھے نظر ڈالی اور قرآن کریم کے الفاظ کے مطابق یوں دعا کی یعنی اے ہمارے رب میں نے اپنی نسل کے ایک حصے کو اس غیر آباد اور بنجر وادی میں تیرے عزت والے گھر کے پاس بسایا ہے اے ہمارے رب یہ کام میں نے اس لئے کیا ہے تا وہ تیری عبادت کریں اور تیرے لئے ان کی زندگی وقف ہو پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور ان کو اچھے اچھے ثمرات کا رزق عطا کر تا کہ وہ تیرے شکر گزار ہوں۔

اب حضرت ہاجرہ کا حال سنئے حدیث اور تاریخ دونوں میں آتا ہے کہ جب حضرت ہاجرہ کا زاد ختم ہو گیا اور بچے کو پیاس نے بے تاب کر دیا تو ان کو سخت فکر دامن گیر ہوا۔ ادھر دوڑیں ادھر بھاگیں مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ ادھر بچہ تھا کہ اس کی حالت لحظہ بلحظہ ابتر ہوتی جاتی تھی حضرت ہاجرہ اپنے اس ننھے اور معصوم لختِ جگر کو دیکھتی تھیں مگر کچھ کر نہ سکتی تھیں آخر جب اس کی حالتِ زار انتہا کو پہنچ گئی تو حضرت ہاجرہ اٹھیں اور آسمان کی طرف منہ کر کے رونے لگیں۔ پھر خیال آیا کہ سامنے کی پہاڑی پر چڑھ کر دیکھوں۔ ممکن ہے وہاں سے کوئی نظر آ جائے۔ چنانچہ بھاگتی ہوئی صفا پر چڑھ گئیں لیکن جب وہاں سے بھی کچھ نظر نہ آیا تو مروہ کا رخ کیا۔ جب وہاں سے بھی کچھ دکھائی نہ دیا تو پھر صفا کی طرف واپس آئیں اور اس طرح نہایت پریشانی اور گھبراہٹ میں سات چکر کاٹے۔

کہتے ہیں کہ حضرت ہاجرہ اس دوران میں روتی بھی جاتی تھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتی جاتی تھیں۔ آخر جب ساتواں چکر کاٹ چکیں تو غیب سے ایک فرشتے نے آواز دی کہ اے ہاجرہ اللہ نے تیری اور تیرے بچے کی آواز سن لی۔ یہ آواز سن کر وہ بچے کے پاس واپس آئیں دیکھا کہ ایک فرشتہ کھڑا ہے اور اپنے پاؤں کی ایڑی اس طرح زمین پر مار رہا ہے۔ کہ گویا کوئی چیز کھود کر نکال رہا ہے۔ حضرت ہاجرہ آگے بڑھیں دیکھا تو وہاں ایک چشمہ پھوٹ رہا تھا۔ جو آج چاہ زمزم کے نام سے مشہور ہے وہ اس خدائی کرشمہ کو دیکھ کر خدا کا شکر بجا لائیں بچے کو پانی پلایا اور اس خوف سے کہ کہیں پانی ضائع نہ ہو جائے ارد گرد منڈیر بنا دی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اللہ رحم کرے حضرت ہاجرہ پر اگر وہ اس پانی کو نہ روکتی تو وہ ایک بہنے والا چشمہ ہو جاتا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حج میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ہاجرہ ہی کی مقدس یادگار ہے۔

خیر جب زمزم کے وجود کی لوگوں کو اطلاع ہوئی تو حضرت ہاجرہ کی اجازت سے لوگ وہاں آ کر آباد ہونا شروع ہوئے لکھا ہے کہ سب سے پہلے بنو قحطان کے ایک قبیلہ جرہم کے سردار مضاض بن عمرو نے رہائش اختیار کی حضرت ابراہیمؑ بھی کبھی کبھی مکہ آیا کرتے۔ بعض روایات کی رو سے جب حضرت اسماعیل ۱۳ سال کے ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ نے ایک خواب دیکھا کہ وہ آپ کو ذبح کر رہے ہیں چونکہ ملک میں انسانی قربانی کا دستور تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ابھی تک اس کی ممانعت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے اسے ظاہری صورت میں پورا کرنے کے لئے حضرت اسماعیل سے ذکر کیا۔ فرمانبردار بیٹے نے فوراً اس خدائی حکم کی تعمیل کے لئے سر تسلیم خم کر دیا۔ چنانچہ بالکل قریب تھا کہ حضرت ابراہیم اس کی گردن پر چھری پھیر دیتے کہ ایک غیبی آواز آئی اے ابراہیمؑ تو نے اپنی طرف سے اپنی خواب کو پورا کر دیا۔ اب اسماعیل کو چھوڑ اور اس کی جگہ ایک مینڈھا لے کر خدا کی راہ میں قربان کر دے۔ کہ ظاہر میں یہی اس کی علامت ہے لیکن خواب کا جو حقیقی منشاء ہے وہ اور طرح پورا ہو گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا اور اس کی یادگار میں اسلام میں حج کے موقعہ پر قربانی کی رسم قائم ہوئی۔ جس میں ہزار ہا جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔

محمد صدیق گورداسپوری

بھیک مانگنے کے انوکھے انداز

انسان کو خدا تعالیٰ نے بعض ایسی صلاحیتیں اور استعدادیں عطاء فرمائی ہیں کہ اگر وہ ان سے کام لے اور ان کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرے تو نہ صرف یہ کہ اس کی اپنی زندگی پرسکون اور پروقار گزر سکتی ہے بلکہ معاشرہ کے لئے بھی وہ ایک مفید وجود ثابت ہو کر اس کے لئے پرسکون ماحول پیدا کر سکتا ہے ایسا معاشرہ جس میں ہر شخص اپنی روزی خود کما رہا ہو گا اور بے کار زندگی بسر کر کے دوسروں پر بوجھ نہیں بن رہا ہو گا۔

مگر بدقسمتی سے ہمارے معاشرہ میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو چکا ہے۔ جس کو نکھٹے پن کی عادت پڑ چکی ہے بیکاری تن آسانی۔ سستی اور کاہلی نے اس کی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے اس نے بجائے محنت کرنے اور اپنے ہاتھ سے رزق حلال کما کر کھانے کے بھیک مانگنے کو ایک فن اور کاروبار کے طور پر اختیار کر رکھا ہے اور اس کے لئے ایسے ایسے نرالے اور انوکھے طریق اپنائے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل یہ سوچ کر دنگ رہ جاتی ہے کہ انسان جب انسانیت سے گر کر کوئی غلط روش اختیار کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے تو وہ کس طرح ہر قسم کی غیرت۔ حمیت اور عزت نفس سے عاری ہو جاتا ہے اور ایسے ہتھکنڈے استعمال میں لاتا ہے جو انسانیت کے لئے ایک کلنک کا ٹیکہ ثابت ہوتے ہیں۔

ایسے ہی افراد کے دو واقعات قارئین کی خدمت میں ذیل میں پیش ہیں۔

پہلا واقعہ تو ماہنامہ نداء الجہاد لاہور کے نومبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے ایک صاحب لکھتے ہیں۔

"تھوڑے دنوں کی بات ہے مجھے اتفاقاً ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں جانا پڑا موسم سہانا تھا اور مہکی فضا دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا تفریح کی غرض سے میں ایک ویران سی جگہ کی طرف چل دیا اچانک ایک رکشے والا ادھر آیا اور رک گیا اس رکشے سے ایک صحت مند نوجوان آدمی شلوار قمیص میں ملبوس باہر آیا رکشے والے کو پیسے ادا کر کے فارغ کرنے کے بعد وہ کچھ دور جا کر بیٹھ گیا میں ورزش کرنے کے انداز میں ادھر ادھر گھومتا رہا اور اس جستجو میں اس پہ نظریں جمائے رکھیں کہ وہ رکشے سے اس بے آباد جگہ پہ کیوں اترا اور اس پر مستزاد کہ وہ کچھ فاصلے پر جا کر اکیلا بیٹھ گیا ہے اگر وہ اس علاقے کا رہائشی ہوتا تو رکشے پر نہ آتا آخر اس کی وجہ کیا ہے میں خیالات کی دنیا میں کھویا ہوا جب واپس پلٹا تو اس شخص نے گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیا تھا اور بھیس بدل چکا تھا اب وہ میرے سامنے ایک ملنگ بابا کے روپ میں کھڑا تھا میں اس کی کمال ہوشیاری پر حیران تھا کہ اتنی جلدی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کے بغیر زندگی کا کوئی مطلب نہیں

INTERNATIONAL Herald Tribune
PUBLISHED WITH THE NEW YORK TIMES AND THE WASHINGTON POST
SATURDAY-SUNDAY, NOVEMBER 20-21, 1993

Without Faith, No Meaning

The following is a previously unpublished letter, dated Nov. 12, 1959, from the psychologist C. G. Jung to Ruth Topping, a prominent social worker. She had asked him to explain a comment of his in a Chicago newspaper:

"Among all my patients in the second half of life ... every one of them fell ill because he had lost what the living religions of every age have given their followers, and none of them has been really healed who did not regain his religious outlook."

In her letter, Miss Topping wondered how Mr. Jung would define the phrase "religious outlook."

By C. G. Jung

ZURICH — When you study the mental history of the world, you see that people since times immemorial had a general teaching or doctrine about the wholeness of the world.

Originally and down to our days, they were considered to be holy traditions taught to the young people as a preparation for their future life.

This has been the case in primitive tribes as well as in highly differentiated civilizations. The teaching had always a "philosophical" and "ethical" aspect.

In our civilization this spiritual background has gone astray. Our Christian doctrine has lost its grip to an appalling extent, chiefly because people don't understand it any more.

Thus one of the most important instinctual activities of our mind has lost its object. As these views deal with the world as a whole, they create also a wholeness of the individual, so much so, that for instance a primitive tribe loses its vitality when it is deprived of its specific religious outlook.

People are no more rooted in their world and lose their orientation. They just drift. That is very much our condition, too.

The need for a meaning of their lives remains unanswered, because the rational, biological goals are unable to express the irrational wholeness of human life. Thus life loses its meaning.

The problem itself cannot be settled by a few slogans.

It demands concentrated attention, much mental work and, above all, patience, the rarest thing in our restless and crazy time.

The New York Times.

مکرم ایم آر اے چانن صاحب سوئٹزرلینڈ کے رہنے والے ایک مخلص احمدی ہیں۔ ہمیشہ جماعتی رسائل کو دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور رابطہ رکھتے ہیں آج کل بسلسلہ ملازمت بنکاک۔ تھائی لینڈ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے ایک فکر انگیز تراشہ بھجوایا ہے۔ جس کا اصل انگریزی متن اور ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

ذیل میں ایک سائی کالوجسٹ سی۔ جی۔ جنگ کا ایک غیر مطبوعہ خط مورخہ ۱۲/ نومبر ۱۹۵۹ء دیا جاتا ہے۔ یہ خط ایک معرفت سوشل ورکر محترمہ رتھ ٹاپنگ کو لکھا گیا تھا۔ اس خاتون نے مسٹر جنگ کو اس لئے لکھا تھا کہ وہ شکاگو کے ایک اخبار میں شائع شدہ اپنے ایک تبصرے کی تشریح کریں جو کہ یوں تھا۔

"میرے پاس آنے والے وہ تمام مریض جو عمر کے بقیہ نصف حصے سے تعلق رکھتے تھے وہ سب اس لئے بیمار ہوئے تھے کہ انہوں نے وہ سب کچھ کھو دیا تھا جو کہ تمام زمانوں کے زندہ مذاہب نے اپنے ماننے والوں کو دیا تھا۔ اور ان میں سے کوئی بھی ایسا شخص صحیح طور پر شفایاب نہ ہو سکا جس نے اپنا مذہبی نظریہ دوبارہ حاصل نہ کیا ہو۔

مس ٹاپنگ نے اپنے خط میں حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ مسٹر جنگ کا (RELIGIOUS OUTLOOK) مذہبی نظریہ سے کیا مطلب ہے۔

سی۔ جی۔ جنگ کا جواب

زیورک۔ اگر آپ تمام دنیا کی ذہنی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گی کہ زمانہ قدیم سے لوگ ایک بنیادی تعلیم یا عقیدہ دنیا کے متعلق رکھتے تھے۔ شروع سے لے کر ہمارے وقتوں تک ایسی مقدس روایات چلی آ رہی ہیں اور جن کو ہمیشہ بچوں اور نوجوانوں کو ان کی آنے والی زندگی کی تیاری کے لئے سکھایا جاتا رہا ہے۔

یہ بات ابتدائی ادوار کے قبیلوں میں بھی پائی جاتی رہی ہے اور بعد میں آنے والی ترقی یافتہ تہذیبوں میں بھی۔ اس تعلیم میں ہمیشہ ایک فلسفیانہ اور اخلاقی پہلو مد نظر رکھا گیا ہے۔

ہماری تہذیب میں یہ روحانی پہلو گم ہو چکا ہے۔ ہمارے عیسائی عقیدہ کی گرفت خوفناک حد تک کمزور ہو چکی ہے۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ اب لوگ اس کو سمجھنے سے قاصر ہو چکے ہیں۔ ہمارے ذہن کی جبلی سرگرمیوں کے ایک نہایت اہم حصہ نے اپنا مقصد کھو دیا ہے۔ یہ خیالات چونکہ دنیا کو ایک اکائی کے طور پر لیتے ہیں۔ تو نتیجتہ "وہ فرد کی اکائی کو جنم دیتے ہیں۔ یہ بات اس طرح سے سمجھی جا سکتی ہے کہ کوئی بھی قدیمی قبیلہ جب اپنا مذہبی نظریہ کھو دیتا ہے تو وہ اپنی قوت حیات اور اپنی روح سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا تھا۔

آج کل کے لوگ اپنی سرزمین سے وابستگی کھو بیٹھے ہیں۔ اور اس وجہ سے اپنی سمت حیات کا بھی ان کو کوئی علم نہیں۔ وہ ایک بے مقصد زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم سب کی اس وقت یہی حالت ہے۔

لوگوں کو اپنی زندگیوں کے مقصد و مطلب کا کوئی جواب نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عقلی اور دنیاوی ہدف جو ہم نے بنا رکھے ہیں ان کے ذریعے انسانی زندگی کے قیام کے مقصد کا کوئی ایسا علم نہیں ہوتا جس سے دل تسلی پا جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ زندگی اپنے معنی کھو بیٹھی ہے۔

یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ چند نعروں سے اسے حل کیا جا سکے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو مسلسل اور مربوط توجہ کا طالب ہے۔ اس کے لئے بہت سا ذہنی کام اور سب سے بڑھ کر صبر کی ضرورت ہے۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ چیز ہمارے سکون سے عاری اور دیوانگی کی حد کو چھوتے ہوئے معاشرہ میں ناپید ہے۔

نیویارک ٹائمز

ہیرالڈ انٹرنیشنل ٹریبیون۔ جو کہ نیویارک ٹائمز اور واشنگٹن پوسٹ کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ ہفتہ اتوار ۲۰۔ ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء

بقیہ صفحہ ۴

اس نے یہ سب کام کیسے کر لئے..... میں نے اپنے آپ کو ہلکی پھلکی ورزش میں مشغول رکھا تاکہ اسے یہ احساس نہ ہو کہ میں نے اسے دیکھ لیا ہے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آبادی کی طرف چلنے لگا مجھ سے رہا نہ گیا میں بھی آہستہ آہستہ بازو ہلاتا ہوا اس کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلے پر چلنے لگا جوں ہی آبادی شروع ہوئی اس بہروپئے ملنگ نے یہ فریاد کی۔ "حق مولا بابا! اللہ کے نام پر کچھ دے دے"..... وہ ملنگ حق مولا کی صدائیں لگاتا ہوا بڑھتا جا رہا تھا گلی محلے کے بچے آتے اور معصومانہ انداز میں "باباجی سلام باباجی سلام" کہتے ہوئے پیار لے رہے تھے مگر وہ اس ملنگ کی حقیقت سے ناآشنا تھے..... وہ بہروپیا ایک گلی سے دوسری گلی اور تیسری گلی کی طرف یہی آواز بلند کرتا چلا جا رہا تھا اور میں اس کے تعاقب میں یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا گھروں کے دروازوں سے عورتیں باہر جھانک رہی تھیں کوئی تو باباجی کے لئے احتراماً سر پر دوپٹہ ڈالے ہوئے تھی اور بعض ویسے ہی برہنہ سر ملنگ کی زیارت کی منتظر تھیں ملنگ ہر دروازہ پہ پہنچتا عورت کے سلام کے جواب میں اس کے جھکے ہوئے سر پر "دست مبارک" سے پیار دیتا نذر و نیاز وصول کرتا اور "حق مولا بابا" کے اشلوک بولتا ہوا دوسرے مکان کی طرف بڑھ جاتا میرے دل میں اس کی ان تمام قبیح حرکتوں کی نفرت بڑھتی جا رہی تھی"

دوسرا واقعہ روزنامہ جنگ ۱۸/ جولائی ۱۹۹۳ء میں مندرجہ ذیل عنوان کے تحت شائع ہوا ہے' مولا خوش رکھے آباد رکھے حسب توفیق مدد کیجئے دوبئی میں پاکستانی نوسربازوں نے ہاتھ دکھانا شروع کر دیا۔

دوبئی نمائندہ۔ دوبئی میں آج کل پاکستان سے ایسے نوسرباز آئے ہوئے ہیں جو مصنوعی خوفناک زخم بنا کر مختلف مساجد کے باہر چادر پھیلا کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر آواز لگاتے ہیں مولا خوش رکھے آباد رکھے پاکستان سے بھائی کی تلاش میں آیا تھا وہ نہیں ملا۔ میرا ٹکٹ بھی گم ہو گیا ہے ہوٹل کا کرایہ اور علاج کے لئے رقم بھی نہیں حسب توفیق مدد کیجئے اس گروہ کے ایک رکن نے بتایا کہ ہم تقریباً چودہ ہزار روپے میں ۱۰۰ دن کا وزٹ ویزہ خریدتے ہیں اور اس دوران مساجد اور بازاروں میں ایک لاکھ روپے تک کما لیتے ہیں واپسی پر ٹی وی ریڈیو ٹیپ ریکارڈر اور دیگر اشیا خرید کر لے جاتے ہیں ایک دو ماہ آرام کے بعد ہم دوبارہ عرب امارات آتے ہیں۔

یہ صرف دو واقعات ہی نہیں بلکہ ایسے کئی واقعات روزانہ ہماری آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے ہیں اور اچھے بھلے صحت مند نوجوان بہروپئے ملنگ بن کر لوگوں سے بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں اور لوگ ان کی اصل حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہوئے ان کی مدد کرنے پر مجبور ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جس قوم میں بھیک مانگنے والوں کی کثرت ہو جائے اس قوم سے محنت۔ جفاکشی۔ غیرت حمیت اور اولوالعزمی جیسی صفات مفقود ہو جاتی ہیں اور اس کے افراد کے اندر کاہلی اور بے غیرتی اور نکمے پن جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور ایسے افراد کا وجود قوم کے لئے سم قاتل ثابت ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

لیبیا پر مزید پابندیاں

بتایا گیا ہے کہ اس سے پہلے سیکیورٹی کونسل نے اپریل ١٩٩٢ء میں لیبیا پر پابندیاں عائد کی تھیں- ان پابندیوں کے نتیجہ میں نہ تو کوئی ہوائی جہاز باہر سے لیبیا آسکتا تھا اور نہ لیبیا سے کوئی ہوائی جہاز باہر کسی ملک کے لئے پرواز کر سکتا تھا- اور اسی طرح یہ پابندی بھی لگائی گئی تھی- کہ جہازوں کے پرزے ان کو فروخت نہ کئے جائیں اور اسی طرح اسلحہ سے بھی محروم رکھا جائے- اور یہ کہا گیا تھا کہ ان پابندیوں کو صرف اس صورت میں ختم کیا جا سکتا ہے کہ وہ لاکربی سکاٹ لینڈ میں تباہ ہونے والے ہوائی جہاز کے دو ملزمان عبد الباسط علی محمد المغربی اور الامین خلیفہ شیما کو برطانیہ فرانس اور امریکہ کے حوالے کر دے تاکہ ان پر ان ممالک کی خواہش کے مطابق جہاز کی تباہی کا مقدمہ چلایا جا سکے- لیکن لیبیا کے لیڈر کرنل معمر قذافی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے- اب ایک دفعہ پھر لیبیا پر مزید پابندیاں لگائی گئی ہیں- ان پابندیوں کا اطلاق گذشتہ بدھ کے روز شروع کیا گیا- ان پابندیوں کے لگوانے میں بھی برطانیہ فرانس اور امریکہ کا ہاتھ ہے اس سلسلے میں سیکیورٹی کونسل نے ١١/ نومبر کو قرارداد پاس کی تھی- لیکن قرارداد کے پاس کئے جانے کے ساتھ ہی لیبیا کو کچھ وقت دیا گیا تھا جس میں وہ اس پر عمل در آمد کرنے کا فیصلہ کر سکے- چونکہ اس قرار داد پر عمل در آمد کا فیصلہ نہیں کیا گیا- اس لئے گذشتہ بدھ کے روز یہ پابندیاں نافذ ہو گئی ہیں- ان پابندیوں کے ذریعے لیبیا کے بیرونی ممالک میں اثاثے منجمد کر دئے گئے ہیں البتہ جو رقوم وہ آئندہ تیل کی فروخت سے حاصل کرے گا- اس کے استعمال کا اسے حق ہو گا- یعنی آئندہ تیل کی فروخت گیس کی فروخت اور زرعی اجناس کی فروخت کی رقوم کو وہ اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر سکے گا- موجودہ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیل سے متعلق سازو سامان جس کی ریفائنریز میں ضرورت پیش آتی ہے اور جو تیل کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والی گاڑیوں سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ایک لمبی فہرست چیزوں کی دی گئی ہے وہ بھی اسے حاصل نہ کرنے دی جائیں- لیکن لیبیا کی تیل کی صنعت کو جاری رکھنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تیل ڈرل کرنے کے لئے جس سازو سامان کی ضرورت ہے وہ لیبیا حاصل کر سکے گا- اب تک لیبیا کو خاصا نقصان پہنچا ہے لیکن لیبیا کے لیڈر اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان دو افراد کو جن پر جہاز کی تباہی کا الزام لگایا جاتا ہے کسی صورت بھی برطانیہ فرانس اور امریکہ کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں- معمر قذافی نے کئی دفعہ کہا ہے کہ کسی ایسے ملک میں جو کسی کا طرف دار نہ ہو مقدمہ چلایا جا سکتا ہے لیکن برطانیہ امریکہ اور فرانس اس بات سے اتفاق نہیں کرتے-

مصری بنیاد پرست کو سزائے موت

مصر میں ایک مصنف فراغ فوڈا جو بنیاد پرستوں کی مخالفت کرتے تھے کو بنیاد پرستوں نے قتل کر دیا تھا اور اس قتل سے مصر کے سیکولر دانش ور گھبرا گئے تھے- گذشتہ بدھ کے روز اس قتل کے سلسلے میں ایک مسلمان بنیاد پرست کو موت کی سزا سنا دی گئی ہے- گیارہ دیگر افراد جن پر یہ مقدمہ چل رہا ہے- ان کے فیصلے کی تاریخ ٣٠ دسمبر مقرر کی گئی ہے- ان گیارہ افراد میں جماعت اسلامیہ کا ایک رہنما بھی شامل ہے جس پر الزام یہ ہے کہ اس نے ١٩٩٢ء میں قید خانے سے اس مصنف کو ہلاک کرنے کے لئے کہا تھا- جماعت الاسلامیہ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے فوڈا کو مارا تھا- اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ کافر تھا جو مسلمانوں کی ہتک کرتا تھا- یہ سب کچھ اس کی تحریروں میں شامل ہے- انہوں نے کہا کہ ہماری شریعت کے قانون کے مطابق اس کا قتل کرنا جائز تھا- آٹھ اپنا دفاع کرنے والے جو پنجروں میں محبوس تھے اور عدالت میں لائے گئے تھے- انہوں نے اس فیصلے کو سنا- جس شخص کو موت کی سزا دی گئی ہے- اس کا نام عبد الشافی محمد رمضان ہے یہ ان دو اشخاص میں سے ایک ہے جسے ٢٧- سالہ فوڈا کے قتل کا ملزم گردانا گیا تھا- جج صاحب نے ہائی سٹیٹ سیکورٹی کورٹ کو بتایا کہ اس شخص کے کاغذات مفتی مصر کو بھیجے گئے ہیں وکلاء کا کہنا ہے کہ اس فقرے کا استعمال کہ کاغذات مفتی کو بھیج دئے گئے ہیں ظاہر کرتا ہے کہ اس شخص کو موت کی سزا دے دی گئی ہے یہ مفتی مصر میں سب سے بڑی مذہبی اتھارٹی ہے اور جب بھی کسی کو موت کی سزا دی جانا مقصود ہو اس سے مشورہ کیا جاتا ہے- ملزم کا کہنا ہے کہ یہ موت کی سزا ہے- اور میں یہ بات بار بار کہنے کے لئے تیار ہوں کہ غیر منصفانہ ہے- اور غلط ہے- اس نے اس بات کو تین دفعہ دہرایا- انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اس کے خلاف اپیل کریں گے- اور وہ اس بناء پر اپیل کریں گے کہ یہ سزا اسلامی قانون کے خلاف ہے- یہ باتیں دراصل ملزم نے نہیں بلکہ دفاع کے چیف وکیل نے کہی تھیں-

روس/ اسلحہ کی صنعت

گذشتہ بدھ کے روز روس کے ایک سینئیر افسر نے کہا ہے کہ روس اپنی اسلحہ کی صنعت کو بہتر بنا رہا ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ اسلحہ بنانے کی اہلیت دے رہا ہے- تاکہ وہ جس طرح پہلے مشرق وسطیٰ کو اسلحہ فراہم کرتا تھا اسی طرح اب پھر کرنے لگے روس صرف مشرق وسطیٰ کو نہیں بلکہ دیگر علاقوں کو بھی اسلحہ فراہم کرتا تھا- اب ١٩٩٤ء سے وہ پھر یہ کام شروع کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم ان منڈیوں میں اس وقت تو موجود نہیں لیکن ہمیں امید ہے کہ ہم عنقریب اپنی موجودگی کا احساس دلا دیں گے- ١٩٩٤ء سے ہم اپنی اسلحہ کی اس صنعت کا احیاء کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اسلحہ کی منڈی میں ہم اپنی پہلی پوزیشن حاصل کر لیں گے انہوں نے کہا کہ ہم نئے ہتھیار دس بارہ ارب امریکی ڈالر کے ہر سال بیچ سکتے ہیں اس وقت صرف ١/٢- ٣ ارب ڈالر کے ہتھیار فروخت کئے جا رہے ہیں- اس نمائندے نے یہ بھی کہا کہ سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد روس کی اسلحہ سازی اور فروخت انتہائی نیچے گر گئی تھی لیکن اب ہم نے دوبارہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنی پہلے والی پوزیشن کو حاصل کر لیں گے-

جنوبی افریقہ / انتخابات

جنوبی افریقہ میں کثیر الجماعتی انتخابات کے لئے اگلے سال کے اپریل کا مہینہ مقرر کیا گیا ہے اس انتخاب میں ہر شخص کو چاہے اس کا رنگ سفید ہو یا سیاہ انتخاب میں حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے گا- یہی وہ بات ہے جو سفید فام لوگوں کی تین سو سالہ حکومت کا خاتمہ کرے گی- اور جنوبی افریقہ کے سیاہ فام لوگوں کو ووٹ دینے کا حق مل جائے گا- اور اس طرح ان کی اکثریت ملک پر حکومت کرے گی- لیکن بتایا گیا ہے کہ اب سے اپریل تک جس کونسل نے اس سلسلے میں مدد دینے کا فریضہ ادا کرنا ہے اس کے اختیارات کے سلسلے میں حکومت اور اے- این- سی میں خاصے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں پریذیڈنٹ ڈے کلارک کا خیال ہے کہ یہ کونسل جو ١٢ پارٹیوں پر مشتمل ہے- اور مشیر کا کام کرے گی وہ صرف اس بات کی پابند ہے کہ منصفانہ انتخابات کروائے جائیں- یہ کونسل حکومت کے فیصلوں پر اثر انداز تو ہو سکے گی لیکن حکومت کو کسی بات پر پابند نہیں کر سکے گی لیکن اس کے برخلاف اے- این- سی- کے خیالات مختلف ہیں- اس کا کہنا ہے کہ حکومت کی کارروائیوں پر کنٹرول کیا جائیگا- اور اگلے ہفتے سے اس بات پر عمل در آمد شروع ہو جائے گا- اس کا کہنا ہے کہ کونسل موثر طریق پر ویٹو کا حق استعمال کر سکے گی اور اس کو یہ حق ان تمام معاملات میں حاصل ہو گا جہاں حکومت پہلے فیصلے کرتی رہی ہے- وہ سفید فام دفاعی فوجی دستوں پر بھی کنٹرول کا اختیار رکھتی ہو گی خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں سیاہ فام لوگ رہتے ہیں اور جہاں فسادات کا امکان ہے- انہوں نے کہا کہ ٹیکنیکی طور پر تو اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ حکومت اقتدار پر قابض رہے گی یعنی اس وقت تک جب تک کثیر الجماعتی انتخابات نہیں ہو جاتے- لیکن اسے سات کلیدی معاملات میں فیصلے کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہو گا- یہ بات ایسی ہے کہ جس پر سفید فام حکومت ناراضگی کا اظہار کر رہی ہے اور اس طرح اختلافات گھمبیر ہوتے چلے جا رہے ہیں- نیلسن منڈیلا کا خیال ہے کہ اگر موجودہ حکومت اپنی مرضی سے تمام کاروبار حکومت چلاتی رہی تو ہو سکتا ہے کہ آنے والے ایام میں سیاہ فام حکمرانوں کے لئے مشکلات پیدا کر دی جائیں- حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جب حکومت تبدیل ہو تو اس کے راستے میں کوئی روڑے اٹکانے والی بات نہ آئے-

---

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں-

احباب کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں سادہ کھائیں سادہ کپڑا پہنیں- دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں- کوئی احمدی بیکار نہ رہے- اگر کسی کو جھاڑو دینے کا کام ملے تو وہ بھی کرے- اس میں بھی فائدہ ہے- بہر حال کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے- ہر شخص کوشش کرے کہ وہ بیکار نہ رہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرم عبدالقدوس صاحب ابن چوہدری محمد منیر صاحب کوٹ عبدالمالک نزد لاہور کا نکاح بہمراہ محترمہ عطیۃ الوھاب بنت چوہدری ممتاز حسین صاحب مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ ۱۹- نومبر ۹۳ء کو بیت المبارک میں پڑھا- اور مورخہ ۲۶- نومبر ۹۳ء بروز جمعۃ المبارک کو رخصتی کی تقریب عمل میں آئی جس میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کروائی-

مورخہ ۲۸- نومبر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں دوستوں نے شرکت کی اور محترم ناصر احمد صاحب صدر حلقہ کوٹ عبدالمالک نے دعا کروائی-

عزیز عبدالقدوس محترم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کا نواسہ اور محترم مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری کا پڑنواسہ ہے- اور عزیزہ عطیہ محترم چوہدری محمد حسین صاحب سابق خادم بیت المبارک کی پوتی ہے-

○ عزیزہ محترمہ روشن آراء صاحبہ بنت مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ کا نکاح بہمراہ مکرم شاید جمیل احمد حال جرمنی ابن محترم قریشی محمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ کے ہمراہ مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے مورخہ ۱۹- نومبر ۹۳ء کو بیت المبارک میں پڑھا- مورخہ ۲۱- نومبر کو بعد عصر رخصتی عمل میں آئی اور دعا محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے کروائی اور دعا میں حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان بھی شامل ہوئیں-

عزیزہ روشن آراء صاحبہ محترم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کی پوتی اور محترم مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی نواسی ہے- اور مکرم شاہد جمیل صاحب محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح کا پوتا ہے-

احباب دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں-

ولادت

○ مکرم قریشی عبدالحلیم شرر صاحب انچارج دفتر وکالت وقف نو ربوہ کو مورخہ ۹۳-۱۱-۲۰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عالیہ حلیم" عطا فرمایا ہے- بچی خدا کے فضل سے بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے- نومولودہ مکرم قریشی عبدالغنی صاحب کی پوتی اور مکرم ملک غلام حبیب صاحب کی نواسی ہے- اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک لائق اور خادمہ دین بنائے-

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ فوزیہ احمد صاحبہ بنت مکرم سردار حفاظت احمد گلشن راوی لاہور نے امسال لاہور بورڈ کے F.Sc پری میڈیکل کے امتحان میں لاہور بورڈ میں ۸۸۹/۱۱۰۰ نمبر حاصل کرکے پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے-

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ کے لئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور عزیزہ کے لئے دین و دنیا میں فلاح اور کامیابی کے راستے کھولے-

عزیزہ فوزیہ حضرت سردار عبدالرحمان صاحب سابق مہر سنگھ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی ہیں-

دوست توجہ فرمائیں

○ حضرت مولانا محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یادیں زیر طباعت ہیں- انہیں بیت الہدیٰ آسٹریلیا- جلسہ سالانہ لنڈن ۱۹۸۹- جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء میں شمولیت کا موقع ملا- ان مقامات کی کسی دوست کے پاس عمدہ تصاویر ہوں تو طباعت کے لئے عاریتاً" عنایت فرمائیں-

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ)

مثالی وقار عمل منائیں

○ جملہ ناظمین اطفال مجالس مورخہ دس دسمبر بروز جمعۃ المبارک مثالی وقار عمل کروائیں- اس میں درج امور کا خیال رکھیں-

۱- کم از کم ۷۵% اطفال شامل ہوں-

۲- کم از کم دو گھنٹے کا وقار عمل ہو-

۳- رفاہ عامہ کے کاموں کی طرف توجہ دیں-

(سیکرٹری وقار عمل اطفال الاحمدیہ پاکستان)

خالی آسامی

○ دفتر خدام الاحمدیہ میں ایک مراقب کی آسامی خالی ہے- صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۲- دسمبر ہے- ۱۳ دسمبر کو بعد مغرب دفتر ہذا میں انٹرویو ہوگا- مراقب کے لئے تعلیم کم از کم ایف اے ہونی چاہئے-

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خالی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں-

۱- گائنی میڈیکل آفیسر- تعداد 1
3170-215-5750-500NPA

۲- آئی رجسٹرار- تعداد 1
3170-215-5750-500NPA

۳- ڈینٹل سرجن- تعداد 2
3170-215-5750-500NPA

۴- لیبارٹری ٹیکنیشن- تعداد 1
1630-55-2730

۵- اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ تعداد ا
1580-50-2580

۶- ڈسپنسر- تعداد 1
1580-50-2580

خواہش مند کوالیفائیڈ خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۲۰- دسمبر ۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچادیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

بقیہ صفحہ ۲

بیت الذکر میں جانا فرض ہے لیکن مختلف حالتوں میں اس کے آسان طریق بھی بیان کئے گئے ہیں- اور ہر حالت کے لئے ان کو آسان بنا دیا گیا ہے- یہی حال پردے کا ہے- اس کی اصل روح برقرار رکھی جائے- انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں جہاں پردے کے مختلف رنگ رائج ہیں وہاں پردے کی اصل روح کی حفاظت زیادہ ضروری ہے- وہ عورت جو پردہ دار ہے وہ دور سے پہچانی جاتی ہے ایسی عورت اپنے آپ کو سنبھالنا جانتی ہے- اس کی حیاء کا اظہار ہوتا ہے- یہ کم سے کم روح ہے جس کو قائم رکھنا ضروری ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جہاں پردے اٹھ رہے ہیں وہاں تھوڑی سی کوشش کرکے اس کی اصل روح کی طرف واپس آیا جا سکتا ہے- پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش کے ممالک میں جہاں پردہ سختی سے رائج تھا اب وہاں پر ایسی سختی نہیں رہی- وہاں پردے کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کی جائے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لفظ کے چکر میں نہ پڑیں پردے کی روح کو سمجھیں اور اس پر عمل درآمد کی کوشش کریں

اندھیروں سے روشنی میں آنے کا طریق بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجسم ذکر قرار دیا ہے- یہ ایک انتہائی تعریف کا انداز ہے- اس کا مقصد یہ بتانا ہے کہ ذکر کے آداب سیکھنے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے سیکھو- تب تمہیں پتہ لگے گا کہ تم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجاؤ گے- یہ سلسلہ ایک دن کا نہیں ہے بلکہ زندگی بھر میں ہمیشہ جاری رہنے والا سلسلہ ہے- اعمال صالحہ بجا لانے میں تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاجی سے آزاد نہیں ہو سکتے- یہ ہی وہ وجود ہے جس کی طرف تم کو کوشش کرکے انچ انچ قریب ہونا پڑے گا- تمہارے اعمال کے دوام کی کوئی گارنٹی نہیں ہاں! اگر تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے چمٹے رہو گے تو تمہارے اعمال صالحہ دائمی حیثیت اختیار کر جائیں گے- اس لئے صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں باقی سب تماشے اور شعبدہ بازیاں ہیں- ان کی کوئی حقیقت نہیں-

بقیہ صفحہ ۱

مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری کی پوتی ہے- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے- اور والدین اور اعزہ کے لئے قرۃ العین بنائے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۸- دسمبر- صبح سردی قدرے زیادہ تھی- ربوہ کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۲۴ اور کم سے کم ۱۱ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کواپریٹو اور تاج کمپنی کے متاثرین کے لئے ریلیف پیکج کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے تحت دونوں کیسوں کے مجرمان کی فوری گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ محترمہ نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملکی تاریخ کے اس سب سے بڑے فراڈ میں اڑھائی لاکھ سے زائد افراد کو لوٹا گیا۔ محترمہ نے جس پیکج کا اعلان کیا ہے اس کے مطابق ریلیف کا پہلا مرحلہ ۳۱- دسمبر تک مکمل ہو گا۔ اس کے تحت کواپریٹوز کے ۶۰ ہزار متاثرین کو ۲۵ ہزار روپے تک کی ادائیگی ۳۱- دسمبر تک ہو گی۔ اس پر ۴۰ کروڑ روپے خرچ ہونگے۔ دوسرے مرحلے میں کواپریٹوز کے ایک لاکھ روپے کی مالیت کے ۷۴ ہزار کھاتہ داروں کو ۳۱ مارچ تک ادائیگی کی جائے گی۔ ۵۰ کروڑ روپے کے مزید بانڈز باقی کھاتے داروں میں تقسیم ہونگے۔ یہ آخری مرحلہ اگلے برس ۳۱- دسمبر تک مکمل کر لیا جائے گا۔

○ تاج کمپنی کے متاثرین کے لئے جس ریلیف کا اعلان کیا گیا ہے اس کے تحت ۲۵ ہزار روپے تک کے کھاتے داروں کو تمام رقم واپس ملے گی۔ ۵۰ ہزار تک کے کھاتے داروں کو ۲۰ فیصد رقم ایڈمنسٹریٹروں کے ذریعے اور ۲۰ فیصد حکومتی بانڈز کے ذریعے دی جائے گی۔

○ محترمہ نے کہا ہے کہ کواپریٹوز کا فراڈ ملکی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ تھا جس میں ماضی کے حکمران بھی شریک تھے۔ ادائیگی میں رکاوٹیں دور کرنے کے لئے نئی قانون سازی ہو گی۔ اس خوفناک ڈاکے نے نجانے کتنے گھر برباد کر دیئے۔ کتنے بزرگ بغیر علاج فوت ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کو کشمیریوں کی قربانیوں اور ایٹمی پروگرام کا سودا نہیں کرنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر ایٹمی پروگرام روک دینے کا الزام پاکستان سے بدترین بے وفائی کا الزام ہے۔ خدا نے میری لاج رکھ لی اور سچ مخالفین کی زبان سے نکل گیا۔ انہوں نے کہا کہ ریکارڈ گواہ ہے کہ بے نظیر نے ایٹمی پروگرام "کیپ" کیا اور اب وہ اس پروگرام کو رول بیک کرنے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے یہ باتیں قومی اسمبلی میں ایٹمی پروگرام پر بحث کرتے ہوئے کہیں انہوں نے لکھی ہوئی تقریر قومی اسمبلی میں پڑھ کر سنائی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ اگر ملکی سلامتی کو خطرہ ہوا تو ایٹمی پروگرام پر امن نہیں رہے گا۔ ہم نے امریکہ کو بتا دیا ہے کہ ہم اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی مسئلے پر ہمارا اپوزیشن سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اپوزیشن بھی چاہتی ہے کہ ایٹمی مسئلے کو رول بیک نہ کیا جائے اور اس کا علاقائی حل نکالا جائے۔ یہی میری حکومت کی پالیسی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں ایٹمی پروگرام پر گرما گرم بحث ہوئی۔ دونوں اطراف کے مقررین اس بات پر متفق تھے کہ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک نہ کرے۔ اور ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر اس وقت تک دستخط نہ کرے جب تک بھارت ایسا نہ کر دے۔

○ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو ہدایت کی ہے کہ قومی اسمبلی کے حلقہ ۹۵ کے ضمنی انتخاب کے نتیجے کا اعلان کر دیا جائے۔ چنانچہ الیکشن کمیشن نے نتائج کا اعلان کر دیا جس کے مطابق مسلم لیگ (ن) کے اسحاق ڈار نے پیپلز پارٹی کے شاہد نبی کو ہرا دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیپلز پارٹی کے تین اور نواز مسلم لیگ کے ایک نو منتخب رکن نے حلف اٹھایا۔

○ مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر نے بوڑھی ماں کو تماشا بنا دیا ہے۔ حالانکہ اسلام میں ماں کا بڑا درجہ ہے۔

○ چیئرپرسن کا تنازعہ طے کرنے کے لئے بیگم بھٹو آئندہ دس روز میں اجلاس بلائیں گی۔ پارٹی کے بعض رہنماؤں راؤ رشید، معراج خالد، ڈاکٹر مبشر حسن نے بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔ بعض پارٹی رہنما جن میں شیخ رفیق، ڈاکٹر غلام حسین، مخدوم امین فہیم اور قاضی جانباز شامل ہیں، مفاہمت کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما مخدوم فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ بیگم نصرت بھٹو کا دعویٰ غلط ہے۔ انہیں تاحیات چیئرپرسن بنانے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا انہیں نہ تو برطرف کیا گیا ہے اور نہ پارٹی سے نکالا گیا ہے بلکہ ان کو پارٹی کا سرپرست اعلیٰ بنایا گیا ہے۔ بیگم صاحبہ کو پوری عزت دی جا رہی ہے۔

○ اے این پی کے مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ نواز شریف کو امریکہ کے آگے نہ جھکنے کی سزا دی گئی ہے۔ محترمہ بے نظیر نے نہ عدالت عظمیٰ کی مانی اور نہ عوامی مینڈیٹ کا احترام کیا انہوں نے کہا کہ اگر نئے امریکی منصوبے میں پاکستان فٹ نہ ہوا تو اسے بھی عراق اور کویت بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

○ ضمنی انتخاب میں بلوچستان کی سیٹ پر دھاندلی کرنے کے الزام میں کوئٹہ میں جمیعت العلمائے اسلام نے مظاہرہ کیا جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہلکار سر پر اینٹ لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ ہنگامہ میں ایک درجن سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ دکانیں لوٹنے اور دکانداروں کو نقصان پہنچانے کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔

○ مسٹر نواز شریف نے گوجرانوالہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کی سازشیں بے نقاب ہونگی تو اقتدار پھر سے مسلم لیگ کے پاس آجائے گا۔

○ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ اس دفعہ پیپلز پارٹی کی حکومت شاید سات ماہ بھی نہ چل سکے۔ دیمک لگ گئی ہے۔ درخت گرے گا تو سارے پرندے اڑ کر ہمارے پاس آجائیں گے۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ تشدد کرنا پاکستان پولیس کا معمول ہے۔ کئی افراد حراست کے دوران ہلاک ہو چکے ہیں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ظلم و زیادتی کی کھلی چھٹی ہے۔

○ سندھ کا مشہور ڈاکو محب علی چانڈیو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کی گرفتاری پر دس لاکھ روپے کا انعام مقرر تھا۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے کراچی کے ایک ایسے صنعت کار کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے جس پر ۱۲- ہزار کلو ہیروئن سمگل کرنے کا الزام ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی کے دور میں برطرف کئے جانے والے ایف آئی اے کے ۶۳- افسران اور اہلکاروں کو بحال کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر فیصل صالح حیات نے صدر اور وزیر اعظم سے دو دو بار ملاقات کی۔

تصحیح نام

○ خاکسارہ کو طیبہ افضل کی بجائے آئندہ طیبہ یاسمین اہلیہ سعید احمد قریشی (مکان نمبر ۳۶ بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا) سے لکھا اور پکارا جائے۔

طیبہ یاسمین
اہلیہ سعید احمد قریشی
مکان نمبر ۳۶ بلاک نمبر ۱۸
سرگودھا

گاڑی برائے فروخت
کار مزدا ڈیزل ۹۲۹ ماڈل ۱۹۸۱ء
رابطہ کیلئے: شبیر آٹو میکینک کار پوائنٹ اقصیٰ چوک ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE	120
بول بستری کورس	BED URINE COURSE	35
مٹی چوڑ کورس	MITTI CHOUR COURSE	25
بے بی گروتھ کورس	BABY GPOWTH COURSE	40
سوکھا پن کورس	MARASMUS COURSE	60
بے بی ٹانک	BABY TONIC	12
آہستہ دانت نکلنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20
بے ترتیب دانت کیور	IRRBOULER TEETH CURE	20

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

پتہ

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں یا سوالنامہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۳۴ ۲۲۴۳۴